از عدالتِ عظمیٰ

وجے واڑہ-گنٹور-تینالی اربن ترقیاتی اتھارٹی اور دیگران

بنام

موورا نگاراؤ اور دیگران

تاریخ فیصلہ: 22 اپریل 1996

[کے راما سومی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

ایڈوکیٹس فیس قاعدہ (اے پی عدالت عالیہ کے ذریعے وضع کردہ):

قاعدے 4 (II)، (جی) 8، 26- نجی وکیل-فیسوں کی ادائیگی- حصول اراضی کے معاملات-زیادہ سے زیادہ 2000 روپے-عدالت کو فیس کا حساب لگانے کے لیے دونوں فریقوں کے وکیل کے لیے فیس کو 2000 روپے تک محدود کرنا پڑتا ہے-اس کے بعد عدالت عظمیٰ کی رجسٹری کو مطلع کی جانے والی رقم کو حکم میں شامل کیا جائے گا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 7730، سال 1996۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ڈبلیو اے نمبر 590، سال 1994 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 5.9.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے نرسمہا پی ایس اور وی جی پرگسم۔

جواب دہندگان کے لیے آر موہن، ایم اے چنا سوامی اور جی پربھاکر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

واحد سوال یہ ہے کہ: کیا مدعا علیہ ہر ایک ریفرنس میں کم از کم 2,000 روپے کی فیس کا حقدار ہے جس میں ریفرنس کورٹ نے اسے مدعا علیہ کو ادا کی جانے والی فیس کے طور پر تصدیق کی ہے؟ مدعا علیہ حصول اراضی کے حوالے پر اپیل کنندہ کے وکیل کے طور پر ابتدائی طور پر گورنمنٹ پلیڈر کے طور پر پیش ہوا اور اس کے ختم ہونے کے بعد، اس نے اپیل کنندہ کی جانب سے وکالت نامہ دائر کیا اور نجی وکیل کے طور پر پیش ہوا۔ مدعا علیہ کو فراہم کردہ اخراجات کی یادداشت کی بنیاد پر، اس نے اپیل کنندہ سے رقم کا دعوی کیا لیکن اپیل کنندہ نے ذمہ داری متدعویہ کیا ہے۔ آندھرا پردیش کے ایڈوکیٹ جنرل کو دیے گئے حوالہ پر ایڈوکیٹ جنرل نے تصدیق کی ہے کہ دعوی کی گئی فیس درست ہے اور مدعا علیہ اس کا حقدار ہے۔ تاہم، مدعا علیہ نے اس سے مطمئن نہ ہونے کی وجہ سے، اسے ادا کی جانے والی فیس کے مناسب تعین پر اصرار کیا۔ چونکہ اپیل کنندگان اس فیس کی ادائیگی نہیں کر رہے ہیں جس کا مدعا علیہ حقدار ہے، اس لیے مدعا علیہ نے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی ہے۔ ڈبلیو اے نمبر 94/590 میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے 5 ستمبر 1995 کے فیصلے اور حکم کے ذریعے فیصلہ دیا ہے کہ ایک بار عدالت نے

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

فیس طے کرلی ہے، اپیل کنندگان وہی ادا کرنے کے پابند ہیں اور وہ عدالت کی طرف سے مقرر کردہ فیس کے پیچھے نہیں جاسکتے۔

ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ اس بنیاد پر آگے بڑھی ہے کہ ایڈوکیٹ فیس قاعدہ کے تحت عدالت فیس طے کرتی ہے اور یہ کہ فریقین اس بات کے پابند ہیں کہ یہ ایک معاہدہ ہے۔ نجی وکیل اور ریاستی وکیل کے درمیان فیس کی ادائیگی میں فرق ہے۔ جہاں تک ریاستی وکیل کا تعلق ہے، ان کی فیس ریاستی حکومت کے مقرر کردہ قواعد کے مطابق ہوتی ہے اور اس کے تحت سرکاری وکیل عدالت کی طرف سے مقرر کردہ فیس یا فیس کا حقدار ہوتا ہے۔ مؤخر الذکر صورت میں، حکومت فیس ادا کرنے کی پابند ہے۔ جہاں تک نجی وکیل کا تعلق ہے، اے پی کی عدالت عالیہ نے قواعد بنائے ہیں، یعنی ایڈوکیٹس فیس قاعدہ۔ وہی اصول آج تک رائج ہیں۔

قاعدہ 8(جی) دیگر معاملات میں مقررہ فیس۔ یہ حصول اراضی کے معاملات میں فیس تجویز کرنے پر غور کرتا ہے جس میں یہ تصور کیا گیا ہے کہ "حصول اراضی کے معاملات میں جیسا کہ کلکٹر اور دعویداروں کے درمیان ہے، ایوارڈ سے زیادہ دعوی کی گئی رقم پر فیس 5 فیصد ہوگی بشرطیکہ کم از کم 100 روپے اور زیادہ سے زیادہ 2,000 روپے ہو۔ جیسا کہ حریف دعویداروں کے درمیان ہوتا ہے، فیس کا حساب قاعدہ 4 (II) کے تحت مقدمات کے حساب سے کیا جائے گا۔

لہذا، یہ واضح ہوگا کہ ایسے معاملات میں جہاں فیس کسی حوالہ پر دعوے کی بنیاد پر طے کی جاتی ہے، عدالت کو حوالہ کا دعوی کی گئی رقم پر فیس کا حساب لگانا ہوگا اور دفعہ 28 کے تحت دیا گیا ہے، بشرطیکہ دعویداروں کی طرف سے دعوی کی گئی رقم پر 5 فیصد کی شرح سے کم از کم 100 روپے ہوں اور اس کی زیادہ سے زیادہ رقم 2,000 روپے ہوگی۔ اس طرح یہ واضح ہو جائے گا کہ ہر صورت میں، لازمی طور پر، یہ 2,000 روپے نہیں ہوگا۔ یہ دفعہ 26 کے تحت دیے گئے دعوے کی تشخیص پر منحصر ہے اور حساب کی

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جانے والی رقم کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کے درمیان مختلف ہوتی ہے۔ اگر دعوی کی گئی رقم 5 فیصد سے زیادہ ہے اور حساب شدہ فیس 2,000 روپے سے زیادہ ہے تو عدالت کو دی گئی رقم کے باوجود فیس کو 2,000 روپے تک محدود کرنا پڑتا ہے، اس سے وکلاء کی فیس 2,000 روپے سے زیادہ ہو جائے گی۔ یہ بذات خود مدعاعلیہ کو یہ نہیں دیتا کہ ہر معاملے میں وکیل کو 2,000 روپے ادا کیے جائیں گے۔ ہر صورت میں زیادہ سے زیادہ 2,000 روپے کا تعین کرنے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔

مدعاعلیہ کے معروف سینئر وکیل شری موہن تمام فرمانوں اور فرمانوں میں کیے گئے دعووں کو طے کرنے کا عہد کرتے ہیں اور وہ اپیل کنندہ کے وکیل کے ساتھ بیٹھنے کا بھی یقین دلاتے ہیں اور دونوں اس فیس کا حساب لگائیں گے جس کا ہر معاملے میں مدعاعلیہ حقدار ہو گا۔ انہیں حساب کتاب کرنے کے لیے چار ہفتوں کا وقت دیا جاتا ہے۔ حساب کتاب طے ہونے کے بعد، رقم کو رجسٹری کو مطلع کیا جا سکتا ہے اور اسے ترتیب میں شامل کیا جائے گا،

اپیل کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل نمٹا دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document